Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون: ۴۴۹ — ایڈیٹر: نسیم سیفی — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۲/۳۹ ہفتہ ۵ ربیع الاول ۱۴۱۰ھ، ۷ اخاء ۱۳۶۸ ہش، ۷ اکتوبر ۱۹۸۹ء — ۲۲۷

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"کون ہے جو اپنی معرفت اور علم پر کامل بھروسہ کر کے ٹھہر جاوے اور آئندہ ترقی کی ضرورت نہ سمجھے جوں جوں انسان اپنے علم اور معرفت میں ترقی کرے گا۔ اُسے معلوم ہوتا جاوے گا کہ ابھی بہت سی باتیں حل طلب باقی ہیں۔ بعض امور کو وہ ابتدائی نگاہ میں (اس بچے کی طرح جو اقلیدس کے اشکال کو محض بیہودہ سمجھتا ہے) بالکل بیہودہ سمجھتے تھے لیکن آخر وہی امور صداقت کی صورت میں اُن کو نظر آئے اس لئے کس قدر ضروری ہے کہ اپنی حیثیت کو بدلنے کے ساتھ ہی علم کو بڑھانے کے لئے ہر بات کی تکمیل کی جاوے۔"

(ملفوظات جلد سوم صد ۱۹۳)

انسان کے پیدا ہونے کی غرض و غایت تو یہ ہے کہ وہ سچا ایمان پیدا کرے۔ اگر یہ ایمان وہ پیدا نہیں کرتا تو پھر اپنی پیدائش کو عبث سمجھتا ہے اور اگر اس مجلس میں وہ ایمان نہیں ہے تو اس پر حرام ہے کہ دوسری مجلس کو تلاش نہ کرے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صد ۱۱۹-۱۲۰)

صدق و وفا اور سوز و گداز کی ضرورت

"ایسے بنو کہ تمہارا صدق اور وفا اور سوز و گداز آسمان پر پہنچ جاوے خدا تعالیٰ ایسے شخص کی حفاظت کرتا اور اس کو برکت دیتا ہے جسکو دیکھتا ہے کہ اس کا سینہ صدق اور محبت سے بھرا ہوا ہے۔"

(ملفوظات جلد اول صد ۲۴۳)

مکرم سید قمر سلیمان صاحب کے بارے میں خصوصی دعاؤں کی درخواست

محترم سید قمر سلیمان احمد صاحب کی صحت کے بارے میں ۵ اکتوبر ۱۹۸۹ء کی اطلاع:

طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے درجہ بدرجہ بہتر ہو رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب کو کامل صحت عطا کرے۔

• مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں۔ ان کی مکمل اور جلد صحت یابی کے لئے احباب کی خدمت میں دُعا کی درخواست ہے۔

احمدیت کے ذریعے دنیا میں نیا روحانی نظام جاری ہونے والا ہے

ارشادات حضرت فضل عمر

"زمین و آسمان کی تخلیق پر غور کرنے والا دماغ اس نکتہ کو فراموش نہیں کر سکتا کہ تمام طاقت خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور جب وہ کسی کو غالب کرنا چاہے تو بغیر مادی سامانوں کے بھی غالب کر دیتا ہے۔ دیکھو ٹائن بی جو اس وقت سب سے بڑا مؤرخ مانا جاتا ہے ..... اس نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ دنیا میں جو تغیر آیا کرتے ہیں وہ اخلاقی اقدار کی وجہ سے آتے ہیں۔ جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ کوئی بڑی طاقت ہو تو اس کی وجہ سے تغیرات پیدا ہوتے ہیں۔ یہ غلط بات ہے۔ پھر اس نے لکھا ہے کہ عیسائیت کے ساتھ اب (دینِ حق۔ ناقل) کی ٹکر ہو گی جس کے سامان نظر آرہے ہیں۔ اور ــــ احمدیوں میں مجھے آئندہ لڑائی والی جھلک نظر آرہی ہے۔ اس ٹکر کے بعد یہ فیصلہ ہوگا کہ آئندہ تہذیب کی بنیاد اگلی صدیوں میں (دینِ حق۔ ناقل) پر قائم ہو گی یا عیسائیت پر قائم ہو گی۔

ہم گھوڑ دوڑ والے جانتے ہیں کہ جو گھوڑا سب سے پیچھے سمجھا جاتا ہے وہ آگے نکل جاتا ہے۔ پس یہ مت خیال کرو کہ احمدی اس وقت کمزور ہیں کیونکہ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ پچھلا گھوڑا آگے نکل جاتا ہے۔ اسی طرح اب تم کو یہ کمزور نظر آتے ہیں لیکن مجھے ان میں وہ ترقی کا بیج نظر آرہا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کسی وقت عیسائیت کے ساتھ ٹکر لیں گے اور شاید یہی جیت جائیں۔

دیکھو اتنا بڑا شخص جس کے متعلق یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ دنیا میں سب سے بڑا مؤرخ ہے۔ اس کو بھی ماننا پڑا کہ احمدیت کے اندر وہ بیج موجود ہے جس نے عیسائیت سے ٹکر لینی ہے اور پھر ممکن ہے یہی جیت جائیں۔ وہ آخر مخالف ہے اس نے ممکن ہی کہنا تھا۔ یہ تو نہیں کہنا تھا کہ یقینی امر ہے کہ جیت جائیں۔ مگر اللہ تعالیٰ بتاتا ہے کہ عیسائیت پر غالب آنا ایک یقینی امر ہے۔ وہ پہلے آسمان اور زمین کو بدل کر ایک نیا آسمان اور نئی زمین پیدا کر دے گا اور ایک نیا نظام روحانی دنیا میں جاری ہو جائے گا۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ، قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۷ ، اخاء ۱۳۶۸ ہش — ۷ ، اکتوبر ۱۹۸۹ء

جھوٹ سے پرہیز

خدا جانے انسان ہر روز کتنے ہی غلط کام کرتا ہے ۔ بعض ایسے ہوتے ہیں کہ اسے احساس ہو جاتا ہے کہ غلط کام کیا ہے اور بعض ایسے ہیں کہ ان کا اسے احساس ہی نہیں ہوتا ۔ یا تو وہ ان پر غور نہیں کرتا ۔ یا غور کرتا ہے تو اپنی سمجھ بوجھ کے مطابق انہیں اچھا سمجھتا ہے یا کم از کم بُرا نہیں سمجھتا ۔ انسان کا فرضِ اوّلیں تو یہ ہے کہ جسے بُرا سمجھتا ہے وہ کام تو نہ کرے اور اگر کر ہی لیا ہے تو ازالہ کرے یا اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے ۔ اس بات کے پیشِ نظر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ رات کو سونے سے پہلے انسان اپنے دِن بھر کے اعمال پر غور کرے ۔ چند سیکنڈ کی بات ہے لیکن ہے بہت مفید ۔ جو اچھے کام کئے ہیں وہ اسے حوصلہ دلائیں گے کہ ایسے کام ضرور کیا کرے اور جو بُرے کام ہیں وہ اس کی توجہ کو اس طرف مبذول کریں گے کہ بُرائی سے بچے ۔ فوری طور پر بچ جانا مشکل بھی ہو تو بچنے کے عمل کا آغاز تو ہو ہی جائے گا ۔

جب انسان کا دل بُرائی سے بیزار ہوتا ہے تو وہ اس سوچ میں غرق ہو جاتا ہے کہ وہ کیا کرے جس سے بُرائی سرزد نہ ہو ۔ بار بار سرزد ہونے والی بُرائی اس کے ارادہ کو اور بھی مضبوط کرتی ہے کہ اسے چھوڑنا ہے ۔ نفسِ لوامہ اس کی مدد کرتا ہے ۔ ہر بُرائی کے وقت اسے جھنجھوڑتا ہے اس کے ضمیر کو بیدار کرتا ہے اور اس کی ہمت بندھاتا ہے ۔

ایک بات جس سے بہت سی بُرائیاں ختم ہو جاتی ہیں اور جو وضاحت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہے یہ ہے کہ انسان جھوٹ سے پرہیز کرے ۔ جھوٹ کے پاس تک نہ پھٹکے ۔ نہ سنجیدگی کے ساتھ نہ مذاق میں ۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں

"مَیں نے غور کیا ہے قرآن شریف میں کئی ہزار حکم ہیں انکی پابندی نہیں کی جاتی ۔ ادنیٰ ادنیٰ باتوں میں خلاف ورزی کر لی جاتی ہے یہاں تک دیکھا جاتا ہے کہ بعض جھوٹ تو دوکاندار بولتے ہیں اور بعض مصالحہ دار جھوٹ بولتے ہیں ۔ حالانکہ خدا تعالیٰ نے اس کو رجس کے ساتھ رکھا ہے ۔ مگر بہت سے لوگ دیکھے ہیں کہ رنگ آمیزی کر کے حالات بیان کرنے سے نہیں رُکتے اور اس کو کوئی گناہ بھی نہیں سمجھتے ۔ ہنسی کے طور پر بھی جھوٹ بولتے ہیں "۔

اللہ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم کسی طرح بھی جھوٹ کے قریب نہ جائیں ۔ اور اس طرح ہر بُرائی سے محفوظ رہ سکیں ۔

جن کے ہاتھوں میں پتھر ہیں ان کا نام نہ لینا
یک ذرا سے زخم سے تم شہرت کا کام نہ لینا
بھیڑ میں گم ہو جاؤ گے تم مِٹ جائے گا نام
سب پر جو الزام لگا ہے وہ الزام نہ لینا

ابوالاقبال

ان دنوں عجیب سا کیفِ بے خماری ہے
محوِ یاس، زیرِ لب، داستاں تمہاری ہے

خاک پر خزاؤں کے چار سُو خزینے ہیں
جسم و جاں پہ اب تک بھی تیرے گھر کے زینے ہیں

برف کے بیاباں میں جاں ترے لئے تڑسے
آرزو کوئی پھر سے چار سُو مِرے بَرسے

"سب دیا تمہارا تھا کچھ نہ لائے تھے گھر سے"
لوٹ آتے دیوانے جانے کیوں ترے دَر سے

اس برس کی برکھا رُت کچھ عجیب سی گزری
دل سے جو گھٹا اٹھی جسم پر نہیں برسی

دیکھ! میری آنکھوں میں تیرے دل کی شبنم ہے
وہ بھی تیرا موسم تھا، یہ بھی تیرا موسم ہے

نہ سکوں کا عالم ہے نہ ہی بے قراری ہے
ان دنوں عجیب سا رنگِ پاسداری ہے

غالب احمد

ہم دین کیلئے ہیں

حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں:

کوئی مشغولی اور تصرّف جو دینی کاموں میں حارج ہو اور وقت کا کوئی حِصّہ لے مجھے سخت ناگوار ہے ۔ جب کوئی دینی ضروری کام آپڑے تو مَیں اپنے اوپر کھانا پینا اور سونا حرام کر لیتا ہوں ۔ جب تک وہ کام نہ ہو جائے ۔ ہم دین کے لئے ہیں اور دین کی خاطر زندگی بسر کرتے ہیں ۔ بس دین کی راہ میں ہمیں کوئی روک نہ ہونی چاہئیے ۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۶۰۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم شیخ محمد احمد صاحب مظہر

احمدیہ ہوسٹل لاہور کے ابتدائی دور کی چند "دلکش یادیں"

ہوسٹل میں محبت اور اخلاص کا ماحول پانچوں وقت نماز باجماعت کی خوشی سے پابندی۔ ایک دوسرے سے ہمدردی۔ چھوٹوں کا پاس اور بڑوں کا ادب لحاظ۔ یہ دستور العمل تھا حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب ہوسٹل کے وارڈن اور جماعت احمدیہ لاہور کے امیر تھے۔

ہوسٹل کی ایسوسی ایشن کا ہفتہ وار اجلاس ہوتا تھا اور اسی طریق پر احمدیہ انٹر کالجیئیٹ ایسوسی ایشن بھی قائم تھی۔ جس کا ماہانہ اجلاس ہوتا تھا۔ ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب انٹر کالجیئیٹ ایسوسی ایشن کے صدر تھے۔ اور خاکسار اس کا سکرٹری تھا۔ احمدیہ ہوسٹل کے طلباء کی تعداد کم از کم تیس اور انٹر کالجیئیٹ ایسوسی ایشن کے ارکان کی تعداد اسّی کے قریب تھی۔ ان تنظیموں نے طلباء کے اندر دینی اور دنیوی ترقی کی روح پیدا کی اور تربیت کو اپنا شعار بنایا جس کے نتیجے میں بہت سے جوہر قابل غیر احمدی طلباء میں سے سلسلے کے اندر داخل ہوئے اور بعد میں انہوں نے سلسلہ کی بڑی بڑی خدمات کیں۔ برادرم محترم ملک غلام فرید صاحب ہوسٹل کی روح رواں تھے۔ نمازوں کی پابندی کراتے تھے (ایسا بھی ہوا ہے کہ صبح کی نماز میں کوئی طالب علم اگر نہیں اٹھا تو چارپائی اوپر اور سونے والا نیچے۔ پھر اگلے دن پاؤں کی آہٹ پاتے ہی ایسا خوابندہ ہڑبڑا کر اٹھتا اور وضو کے لئے لوٹا تلاش کرتا نظر آتا)

رستم کے گھوڑے کا نام رخش تھا گھوڑا بیمار اور سست گام ہو گیا تو رستم کو گھوڑے کا زین اپنی پشت پر اٹھا کر چلنا پڑا یہاں فردوسی نے ایک مضمون پیدا کیا ہے ؎

چنیں است رسم سرائے درشت
گہے پشت زین و گہے زین بہ پشت

یعنی سوار تو زین پر چڑھتا ہے لیکن کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ زین سوار پر چڑھ بیٹھتا ہے۔ ہمارے ہوسٹل میں بھی سست نمازی چارپائی پر تو سوار ہوتا ہی تھا لیکن کبھی چارپائی بھی ایسے سست شخص پر سوار ہو جاتی تھی۔

گویا جو بات فردوسی کا محض تخیل تھا ہمارے ہاں وہ عملی صورت اختیار کر لیتا تھا۔

ہوسٹل کا ماحول بڑی خوشی اور یک رنگی کا تھا۔ ہم بعض اوقات طرحی مشاعرہ بھی کر لیتے تھے ایک دفعہ ایک ایسا مشاعرہ کیا گیا کہ ہر طالب علم کا فرض تھا کہ نظم لکھ کر لائے۔ جو شعر لکھنا جانتے تھے انہوں نے تو شعر لکھے اور جو ناواقف تھے اُنکی تک بندی بڑی ہی دلچسپ تھی۔ اور زندہ دلی کیلئے ایک عجیب و غریب سامان تھا۔

ایک دفعہ ایک مشاعرہ ایسا ہوا جسے کائستھوں کی زبان میں "بیت بحثی" کہتے ہیں یعنی شعر کے آخری حرف کا شعر جواب میں پیش کرنا۔ چناؤ کے ذریعے سے آپس میں دو گروہ بن گئے۔ ایک گروہ کے لیڈر برادرم صوفی محمد ابراہیم صاحب (حال ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر ٹی۔ آئی۔ سکول) تھے اور ایک گروہ کا لیڈر خاکسار۔ اخوند غلام حسین صاحب جو بعد میں پروفیسر عبدالقادر صاحب کہلائے بڑے ذہین طالب علم تھے۔ مشاعرے سے چند دن پہلے اُنہوں نے مجھے بتایا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی نظم مندرجہ براہین احمدیہ حصہ پنجم جس کا پہلا شعر یہ ہے ؎

اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار
اے مرے پیارے مرے محسن مرے پروردگار

جس کے کل ۳۲۲۴ اشعار ہیں انہوں نے حفظ کر لی ہے۔ میں نے کہا آپ کو آخر میں شعر پڑھنے کی اجازت دی جائے گی ورنہ مشاعرہ جلد ختم ہو جائے گا۔

غرض دونوں گروہ بالمقابل شعر پڑھتے رہے اور کوئی فریق پیچھے نہ رہا۔ رات کے بارہ بجے کا وقت ہو گیا۔ اس موقعہ پر اخوند صاحب موصوف کو اجازت دی گئی اور اُنہوں نے ہر شعر کے جواب میں "ے" کا شعر طلب کرنا شروع کیا یہاں تک کہ دوسرے فریق کا سرمایہ ختم ہو گیا اور مشاعرہ برخواست ہوا۔

بڑی دلچسپ یہ محفل تھی۔

حضرت امام جماعت احمدیہ (الثانی) بعض دفعہ ہوسٹل میں قیام فرماتے تھے ایک دفعہ اسی طرح حضور تشریف لائے اور احمدیہ انٹر کالجیئیٹ ایسوسی ایشن نے حضور کی تقریر ہوسٹل میں کرانی چاہی۔ وقت تھوڑا تھا اشتہار چھاپے گئے عشاء کی نماز کے بعد ہم نے مل کر شہر کے مختلف حصے اشتہار چسپاں کرنے کیلئے بانٹ لئے۔ لیٹی کا ایک ہنڈا پکایا گیا۔ رسی سے بندھے ہوئے مٹی کے برتنوں میں لیٹی ڈال دی گئی اور ہر طالب علم بائیسکل پر یا پیادہ لیٹی کا برتن ایک ہاتھ میں اور اشتہاروں کا بنڈل دوسرے ہاتھ میں لے کر اپنے حلقے کے لئے روانہ ہو گیا۔ رات کے تین بجے تک اشتہار چسپاں ہو چکے تھے۔ اور صبح کو شائد ہی بجلی کا کوئی کھمبا ہو جس پر اشتہار چسپاں نہ کیا گیا ہو۔ دعوتی کارڈ بھی تقسیم کئے گئے اور دوسرے دن حضرت صاحب کی تقریر ہوسٹل کے صحن میں نہایت کامیابی کے ساتھ انجام پذیر ہوئی۔

۱۹۲۰ء کی بات ہے کہ پونڈ کا نرخ گرا ہوا تھا۔ اس لئے بیت الفضل لنڈن کیلئے تقریباً ایک لاکھ روپیہ کے پونڈ حضور نے خریدنے چاہے۔ اس رقم کو بعض بڑی جماعتوں پر بانچھ کر دیا گیا تھا اور جہاں تک مجھے یاد ہے لاہور کی جماعت کے ذمہ اٹھارہ ہزار روپیہ آیا تھا جس کی وصولی کیلئے قادیان سے حافظ روشن علی صاحب ایک وفد لیکر لاہور آئے تھے امیر صاحب نے جمعہ میں اس رقم کیلئے تحریک فرمائی اور کوئی لمبی چوڑی اپیل نہیں کی بلکہ یہ فرمایا کہ اس رقم کو پورا کر دینا جماعت کا فرض ہے اور بحیثیت امیر اس رقم کو پورا کر دینا میرا فرض ہے۔ اس زمانے میں جمعہ کی نماز دہلی دروازے کے باہر میاں چراغ دین صاحب کے دو کمروں میں ادا کی جاتی تھی۔ کیونکہ احمدیہ بیت الذکر ابھی تعمیر نہیں ہوئی تھی۔

جمعہ کی نماز کے بعد دوستوں نے وعدے لکھانے شروع کئے جو ایک ہفتے کے اندر ادا ہونے تھے۔ خاکسار نے بطور سیکرٹری احمدیہ انٹر کالجیئیٹ ایسوسی ایشن چند دوستوں سے مشورہ کرنا چاہا کہ ہم کیا رقم پیش کر دیں میرا خیال پانچ سو روپیہ ایسوسی ایشن کی طرف سے وعدہ کرنے کا تھا کہ اتنے میں امیر صاحب کی آواز آئی کہ کیا مشورہ کر رہے ہو۔ مسلم لیگ نے لاہور کے کالجوں کے مسلمان طلباء سے دو ہزار روپیہ چندہ مانگا ہے۔ میں احمدی طلباء سے دو ہزار روپیہ طلب کرتا ہوں۔ سبھی ہم خاموش ہو گئے لیکن اس ارشاد کی تعمیل میں فوراً چندہ فراہم کرنے کیلئے روانہ ہو گئے۔ ہر طالب علم نے انتہائی ایثار کا نمونہ دکھایا۔ جو کچھ جس کے پاس تھا اس نے دے دیا۔ نتیجہ یہ تھا کہ دو ہزار سے اوپر رقم جمع ہو گئی اور کل اٹھارہ ہزار روپیہ وصول ہو کر وفد کامیابی سے واپس ہوا۔

مارچ ۱۹۲۱ء کا واقعہ ہے کہ غیر از جماعت علماء نے قادیان میں ایک بہت بڑا جلسہ کرنا چاہا جس میں دور و نزدیک سے لوگ جمع ہونے تھے۔ جلسہ کرنے والوں کے بہت ہی بد ارادے ظاہر ہوتے تھے اور فسادات کا پورا اندیشہ تھا۔ حکومت کو توجہ دلائی گئی لیکن اس نے موقع کی نزاکت کو نہ سمجھا۔ ایک مجسٹریٹ اور چند سپاہی بھیج دیئے۔ ان حالات میں قادیان کی حفاظت کی ضرورت پیش آئی۔ جمعے کا دن تھا۔ نماز کے بعد امیر صاحب نے فرمایا کہ احمدیہ ہوسٹل کے تمام طلباء رات کو نو بجے کی گاڑی سے قادیان کیلئے روانہ ہو جائیں مارچ کا مہینہ تھا یونیورسٹی کے امتحان عین قریب تھے۔ خاکسار نے بغرض اطمینان استصواب کیا کہ آیا امتحان دینے والے طلباء بھی پابند ہیں۔ امیر صاحب نے برجستہ جواب دیا کہ اس دفعہ ان کا امتحان قادیان میں ہی ہو جائے گا۔

مقصد یہ تھا کہ امتحان سے بدرجہا زیادہ ضرورت مرکز کی حفاظت کی ہے۔

رات کے نو بجے کی گاڑی پر ہم سب طلباء پہنچ گئے اور امیر صاحب خود ہمارے ساتھ روانہ ہوئے۔ رات کے ساڑھے بارہ بجے گاڑی بٹالہ اسٹیشن پر پہنچی ہم میں سے بعض طلباء نے ادھر ادھر جا کر یکوں کو تلاش کرنا چاہا۔ اتنے میں کسی نے بتایا کہ امیر صاحب پیدل ایک فرلانگ آگے نکل گئے ہیں۔ اس پر سب طلباء پیدل چل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پڑے اور بڑی تیز قدمی سے امیر صاحب آگے اور باقی دوست ان کے پیچھے چلے جا رہے تھے۔ جو طلباء بھاری بھر کم تھے انہیں چلنا مشکل تھا۔ بعض کو ہم نے کندھوں پر اٹھا کر چلنا شروع کر دیا۔ ہنسی خوشی یہ تیرہ میل کا کچا راستہ طے ہوا اور رات کے تین بجے کے قریب ہم قادیان پہنچ گئے۔ اور یکہ بھی تقریباً اتنے وقت میں پہنچتا ہے۔

مارچ کا مہینہ۔ رات کی ہلکی ہلکی سردی نہایت تیز قدم سفر۔ ہم سب کو انتہائی بھوک لگی۔ بیت مبارک کے نیچے یوسف خان صاحب کی دوکان کھلوائی۔ ان کے پاس سے دو ڈیڑھ سیر چھوارے نکلے وہ کھالئے اور قیمت ادا کر کے ہم نے لنگر کا رخ کیا۔ اس وقت وہاں کھانا کہاں ہو سکتا تھا ایک پتیلے کی تہہ میں دال تھی اور روٹیوں کے کچھ ٹکڑے تھے۔ لنگر کا خادم کفگیر کی تلاش کرنے لگا یہاں تنگی برداشت کسے تھی۔ روٹی کے ایک ٹکڑے کو کفگیر بنایا اور پتیلے سے دال نکال کر باقی روٹی کے ٹکڑوں پر ڈال کر اللہ عزیز کر کے وہ ٹکڑے کھالئے۔

صبح کو ہماری ڈیوٹی بہشتی مقبرے کی حفاظت قرار پائی اور ہم سب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مزار کے عین گرد پہرہ دینے لگے۔ چاروں طرف پہرے کی تین قطاریں تھیں یعنی THREE LINES DEEP یہ پہرہ تھا جو دن رات چوبیس گھنٹے جاری رہتا تھا۔ رات کو پاس ورڈ یعنی شعار بتا کر گزرنا ہوتا تھا۔

اب یہاں پر ایک لطیفہ ہے۔ ایک رات پاس ورڈ "صداقت" تھا ایک زمیندار دوست جو گزرنے لگا تو پہرے دار کے دریافت کرنے پر اس نے کہا "سناقت" بجائے "صداقت" دوسرے نے کہا کہ بھائی صاحب اب تو آپ یہیں بیٹھ جائیں آپ کے افسر کو بلاتے ہیں جس نے اب تک آپ کو صحیح لفظ نہیں سکھایا۔

ایک رات حضرت امام جماعت احمدیہ (الثانی) پہرے کے انتظام کا جائزہ لینے کیلئے بہشتی مقبرے میں تشریف لائے پہرے دار نے حضور کو نہیں پہچانا اور روکنا چاہا لیکن معلوم ہونے پر اس نے راستہ دے دیا حضور پہرے کے انتظام سے بہت خوش ہوئے اور چاروں طرف کا جائزہ لے کر بااطمینان واپس تشریف لے گئے۔

ایک دن امیر صاحب مجسٹریٹ کے ساتھ بہشتی مقبرے میں تشریف لائے ہم سب طلباء دوپہر کا کھانا صفوں پر بیٹھے ہوئے کھا رہے تھے امیر صاحب نے ہماری طرف اشارہ کر کے مجسٹریٹ کو بتایا کہ یہ ہمارے گریجوایٹ ہیں۔

فساد کا خطرہ ہر وقت رہتا تھا اس لئے پہرہ ہر وقت چست رہتا تھا۔ تیسری رات کا ذکر ہے کہ رات کے تین بجے تھے گیس کے لیمپ مقبرے میں روشن تھے۔ اطلاع ملی کہ فساد کا خطرہ پیش آگیا ہے۔ ذوالفقار علی خان صاحب (برادر اکبر محمد علی، شوکت علی صاحبان) بہشتی مقبرے کے انچارج تھے انہوں نے ایک بلند جگہ پر چڑھ کر بڑی گرجدار آواز میں پوچھا کیا جانیں دینے کیلئے تیار ہو۔ سینکڑوں آدمی پہرے دار تھے ہر ایک کا جواب تھا کہ بڑی خوشی سے دس منٹ تک ہم انتظار میں رہے اتنے میں پیغام آیا کہ خیریت ہے۔

اس کے بعد جب غیر از جماعت کا جلسہ ختم ہو گیا تو پہرہ مقبرے سے ہٹا لیا گیا۔ اور حضرت صاحب نے بیت مبارک سے ملحق مرزا گل محمد صاحب کی حویلی کے صحن میں جو بڑا وسیع تھا ایک نہایت رقت انگیز تقریر فرمائی۔

اس کے بعد ہم قادیان سے واپس ہوئے۔ خاکسار اور شیخ بشیر احمد صاحب یکے میں سوار تھے اور ہمارے پیچھے امیر صاحب کا یکہ چلا آرہا تھا۔ بٹالہ سے چار میل ادھر دوانی وال کا تکیہ تھا۔ میرا یکہ ایک ٹھوکر پر چڑھ گیا اور الٹ گیا۔ اور تمام یکہ میرے جسم پر آپڑا۔ میرے کندھے کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ محترم بشیر احمد صاحب کہتے ہیں کہ میں یہ کہتا ہوا بے ہوش ہو گیا۔

LOOK TO MY ARM
LOOK TO MY ARM

پانی لایا گیا اور میرے منہ پر چھڑکا گیا ذرا ہوش آنے پر میری پگڑی سے میرا بازو باندھ دیا گیا۔ میں ایک کربناک حالت میں تھا اور میرا سنبھالنا مشکل ہو رہا تھا۔ پہلے صلاح ٹھہری کہ بٹالہ کے ہسپتال میں داخل کیا جائے پھر یہ تجویز ہوئی کہ نہیں لاہور ہی لے جایا جائے۔ ایک احمدی طبیب میرے یکے میں تھے اُن کی رائے تھی کہ لاہور لے جانا بہتر ہوگا۔

امیر صاحب نے مجھے اپنے یکے میں ڈال لیا اور وہ چار میل کا راستہ بڑے درد و کرب سے طے ہوا اور ہم اسٹیشن کے ویٹنگ روم میں گاڑی کا انتظار کر رہے تھے۔ مرزا غلام حیدر صاحب (حال ایڈووکیٹ نوشہرہ) اس اثناء میں ویٹنگ روم میں پہنچے۔ کئی راتوں کی بیداری، سفر کی کوفت مجھے اس درد و کرب کی حالت میں دیکھ کر خود بے ہوش ہو گئے۔ اب انہیں بھی سنبھالنا پڑا تھوڑی دیر کے بعد ان کی طبیعت بحال ہو گئی۔

امیر صاحب نے اپنے پاس سے میرے لئے سیکنڈ کلاس کا ٹکٹ لے لیا تھا اور اُس سفر میں وہی میرے تیماردار تھے۔ مجھے بے حد تکلیف اور درد تھا امیر صاحب مجھے دلاسا دیتے رہے کبھی کہتے کہ تم نے فلاں نظم بڑی اچھی لکھی تھی سناؤ۔ کبھی کہتے تمہارا نکاح بڑی اچھی جگہ ہوا ہے۔ غرض اس طرح وہ تسلی اور تشفی دیتے رہے یہاں تک کہ ہم لاہور پہنچ گئے۔ غالباً جماعت کو تار کے ذریعہ اطلاع دیدی گئی تھی اس لئے سٹریچر موجود تھا اور بہت سے دوست اسٹیشن پر آئے ہوئے تھے۔ سٹریچر پر ڈال کر مجھے لے جایا گیا اور ایک فٹن میں بیٹھ کر ہم میو ہسپتال رات کے دس بجے کے قریب پہنچ گئے۔ مجھے کلوروفارم سنگھایا گیا۔ اور مرہم پٹی بے ہوشی کی حالت میں کی گئی۔ رات کے بارہ بجے کے قریب مجھے ہوش آیا اور ایک گونہ سکون حاصل ہوا۔ میں اٹھارہ دن ہسپتال میں رہا۔ دوست روزانہ میرے پاس آتے تھے اور کبھی ان کی محبت کی وجہ سے ڈاکٹر سے اجازت لے کر میں ایک آدھ گھنٹے کے لئے بندھے ہوئے بازو کے ساتھ ہوسٹل ہو آتا تھا۔ ہسپتال سے ڈسچارج ہونے کے بعد بھی علاج جاری رہا۔ ہڈی کے جوڑ کی وجہ سے میرا بایاں بازو نصف انچ کے قریب چھوٹا ہو گیا ہے درزی کو دونوں بازوؤں کا الگ الگ ناپ دیتا ہوں۔ جب سردی کا موسم آتا ہے تو ہڈی ٹوٹنے کی جگہ پر ہلکا ہلکا درد ہوتا ہے۔ لیکن کتنا میٹھا ہے یہ درد جو مندرجہ بالا واقعات کو ایک ایک کر کے فلم کی طرح میری آنکھوں کے سامنے لاتا ہے اور امیر صاحب کی مہربانی اور ہمدردی کو یاد دلاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم تھا کہ ہم سب امتحانوں میں پاس ہو گئے۔ گو خاکسار کو اگلے سال امتحان دینا پڑا۔ امیر صاحب نے بحیثیت لیکچرر لاء کالج میری سفارش کر دی اور کپور تھلہ ہائی کورٹ نے اپنا اختیار تمیزی استعمال کر کے مجھے پریکٹس کی اجازت دے دی تھی۔

جہاں تک یاد ہے اس سفر میں مندرجہ ذیل دوست شامل تھے۔

مخدومی چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب
برادرم ملک غلام فرید صاحب
برادرم مرزا عبد الحق صاحب
برادرم صوفی محمد ابراہیم صاحب
برادرم ڈاکٹر احمد دین صاحب
برادرم ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب
برادرم چوہدری علی اکبر صاحب
برادرم چوہدری فضل احمد صاحب
برادرم شیخ یوسف علی صاحب
برادرم شیخ بشیر احمد صاحب
برادرم میاں عطاء اللہ صاحب
برادرم کرنل عطاء اللہ صاحب
برادرم عطاء اللہ صاحب شیخوپوری
برادرم مرزا غلام حیدر صاحب

باقی دوستوں کے نام اس وقت میرے ذہن میں محفوظ نہیں ہیں۔ ہر ایک دوست پر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل فرمائے۔ انہیں دینی اور دنیوی ترقی عطا فرمائی۔ جس کی تفصیل بیان کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ وہ ظاہر و باہر ہے۔ اللہ تعالیٰ ذرہ نواز ہے اور ہم سب اسی کے در کے سوالی ہیں

یاد ایامیکہ باہم آشنا بودیم،
ہم خیال و ہم صفیر و ہم نوا بودیم،

چندہ وقفِ جدید اطفال الاحمدیہ

کیا آپ نے اپنا چندہ وقف جدید ادا کر دیا ہے۔ وقف جدید کے سال کے ختم ہونے میں صرف تین ماہ باقی ہیں۔ آپ جلد از جلد اپنا چندہ وقف جدید ادا کریں اور حضور ایدہ اللہ الرابع کے ارشاد کے مطابق اپنے لئے بچپن سے ہی برکات کے حصول کے سامان پیدا کریں۔

(سیکرٹری وقف جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

کوشش کرو کہ تا تم پاک دل اور بے شر ہو جاؤ
(کشف الغطاء صہ ۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منصور احمد مبشر

وجودِ شے اور عدمِ علم

چند روز کی بات ہے کہ ایک بزرگ جو میرے قریب ہی بیٹھے اخبار کے مطالعہ میں مستغرق تھے اچانک اخبار بند کرکے کسی خبر کے حوالے سے مجھ سے پوچھنے لگے کہ بھئی کیا وجہ ہے کہ لوگ فوراً فتویٰ دے دیتے ہیں کہ اگر فلاں نے فلاں کام کیا تو اس کا نکاح ٹوٹ جائے گا۔ فوری جواب جو مجھ سے بن پڑا وہ یہ تھا کہ یہ بلیک میلنگ کی ایک خاص قسم ہے ایسا خیال معاشرے میں سے ایک خاص طبقے کی نمائندگی کرتا ہے جو بزعم خود سمجھتا ہے کہ عورت مرد کی کمزوری ہے۔ اس کے چھن جانے کو ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے بالکل اسی طرح جس طرح روٹی پانی کی بندش کی خیر ہے نشہ کے عادی کا نشہ نہیں بند ہونا چاہیئے

حقیقت میں ایسا فتویٰ خود نکاح کی تعلیم سے اور عورت کی مقدّس حیثیت سے نہایت بھونڈا مذاق ہے۔ حیرت ہے کہ کتنے اہتمام کے ساتھ اور کتنی دیکھ پرکھ اور محنت کے بعد نکاح قائم ہوتا ہے اور اسے ٹوٹتے ہوئے اتنی دیر بھی نہ لگے جتنی نکاح نامہ پر ایجاب و قبول کے لئے دستخط ثبت کرنے کو چاہیئے۔

میں نے مزید غور کیا تو نکاح ٹوٹنے والے فتویٰ سے مجھے یاد آیا کہ جب انسان نے چاند پر قدم رکھا تھا تب بھی زمین پر بعض جگہوں سے آوازیں اُٹھی تھیں کہ ایسا ناممکن ہے اور جو یہ کہے گا کہ انسان نے چاند پر قدم رکھ دیا ہے اس کا بھی نکاح ٹوٹ جائے گا

سنتے ہیں حال ہی میں ایک شخص نے فتویٰ دیا ہے کہ "مرزائیوں" کی دعوت میں جانے والوں پر توبہ کرنے کے ساتھ ساتھ تجدیدِ نکاح لازم ہے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ فتوے میں پوری سنجیدگی پائی جاتی ہے بلکہ یقین کی حد تک کہا جا سکتا ہے کہ عدمِ علم کی "مقدار" اتنی زیادہ ہے کہ ایسا فتویٰ ضرور سنجیدگی کے ساتھ ہی دیا ہوگا۔ دیکھنا یہ ہے کہ ایسے خیالات کے پیچھے کونسا جذبہ کارفرما ہے۔ چنانچہ مزید سوچنے پر میں اس نتیجے پر پہنچا کہ اس کی متعدد صورتیں ہوں گی۔ تاہم عدمِ علم اور سطحی علم انسانوں کو تنگ نظری سکھاتا ہے۔ چنانچہ نکاح ٹوٹنے کا فتوٰے دینے والے کی بھی بعینہٖ یہی کیفیت ہوگی۔

تصویر کا دوسرا رخ دیکھا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ عدمِ علم سے عدمِ وجود لازم نہیں آتا۔ چنانچہ دنیا میں بہت سی خرابیوں کی وجہ یہی امر ہے اور فسادات کو دور کرنے میں یہی امر مانع ہے کہ جو چیز مادی شکل میں دیکھی یا محسوس نہیں کی جا سکتی اور اس کا فائدہ بلا واسطہ طریق پر متعلقہ انسانوں کو نہ پہنچ سکے اس کے وجود کا ہی انکار کر دیا جاتا ہے۔

کسی چیز کے وجود کے ثبوت کے لئے مختلف پیمانے استعمال کئے جا سکتے ہیں۔ عناصر کی موجودگی کے ثبوت کا علم اپنی ذات میں بہت وسیع اور دلچسپ علم ہے کائنات میں بہت سے عناصر موجود ہیں۔ ان میں سے بعض بہت دقیق ہیں۔ عام انسان کی زندگی میں ان کو بخوبی دخل ہے۔ مگر چونکہ ان کا وجود ایسا نہیں ہے جسے کلّی یا جزوی طور پر بصارت کی مدد سے دیکھا یا ہاتھ سے چھوا جا سکے، اس کی آواز اپنے کانوں سے سنی جا سکے یا اسے سونگھ کر محسوس کیا جا سکے۔ اس کے باوجود ان عناصر کا وجود مسلّم ہے اور وہ باقاعدہ انسانی زندگی پر مثبت یا منفی اثرات مرتب کرتے رہتے ہیں۔

جس طرح ہماری زمین کے مقابلے میں سمندر کے اندر کئی گنا بڑی دنیا آباد ہے اسی طرح معلوم دنیا کی چاردیواری کے اندر ہی عام حواس کے ذریعے ہمارے روزمرہ کے مشاہدہ کے سوا ایک بہت بڑی دنیا آباد ہے۔ جو نہایت حقیقی، بہت حیران کن اور بڑی دلچسپ ہے۔ اور میں اسے روحانی دنیا کا پتہ دینے کے لئے درسی کتاب کی حیثیت دیتا ہوں۔ بعض مثالیں ملاحظہ ہوں۔

انسانوں میں سے اکثر خواب دیکھتے ہیں چاہے کبھی کبھار سہی۔ خواب کیا ہے؟ خواب کی سائنٹیفک تعریف سے ہٹ کر محض خواب کے وجود پر بحث کریں تو آخری نتیجہ یہی نکلے گا کہ جس دوران خواب دیکھا جا رہا تھا اس کا باقاعدہ وجود تھا۔ گویا خواب کی کیفیت کی موجودگی اس کے وجود کا ثبوت ہے۔ مضمون زیر قلم میں مقصود چونکہ ثبوت اشیاء ہے لہٰذا خواب کو محض اس کے وجود تک قید رکھنا پڑے گا جو باوجودیکہ موجود کا حکم رکھتا ہے۔ تاہم اس کو عام حواس سے ہٹ کر صرف دقیق حواس سے محسوس کیا جا سکتا ہے۔

انسانوں کے جذبات کے نتیجے میں جو اخلاق حسنہ اور اخلاق سیئہ پیدا ہوتے ہیں ان کی لمبی فہرست ہے اس میں سے محض دو یعنی محبت اور نفرت کو لے لیں جو عام مشاہدہ میں ہوتے ہیں۔ ساری کائنات کا وجود جذبۂ محبت کی بناء پر ہے۔ اظہار محبت کے کئی طریق ہیں۔ ماتا یعنی ماں کی بچے کیلئے فطری محبت، باپ کی پدری شفقت، خاوند کی بیوی کے لئے محبت، دوستوں کی آپس میں محبت اور سب سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کی اپنی مخلوق سے محبت، جو کیفیت میں سب سے مضبوط ہے۔ اسی طرح محبت کے برعکس کل جانداروں میں نفرت کا وجود بھی مسلّم ہے۔ مگر اس کا کوئی مادی جسم نہیں ہے۔ بلکہ محبت اور نفرت ایک روحانی کیفیت کا نام ہے۔ جو اپنے اپنے محل پر صادر ہوتی ہیں علیٰ ہذا القیاس دیگر فطری خواص انسانی کا وجود ثابت کیا جا سکتا ہے۔

مادی اشیاء کا تفصیلی مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ ان کے تعلق میں بھی روحانی دنیا کا پتہ چلتا ہے۔ (روحانی سے مراد یہاں مذہبی اصطلاح نہیں ہے)

آپ کی آنکھ کا وجود ایسا ہے جسے آپ چھو سکتے ہیں لیکن نظر، جس کی مدد سے آپ ان سطور کا مطالعہ کر رہے ہیں ایسا وجود نہیں رکھتی کہ آپ اسے پکڑ سکیں۔ تاہم اس کے وجود کا انکار آپ نہیں کر سکتے۔ گویا آنکھ کا وجود مادی اور نظر کا وجود روحانی ہے آپکی آنکھ سے لے کر زیرِ مطالعہ لفظوں تک جو فاصلہ ہے اس فاصلے کا بھی وجود ہے جس پر ہماری نظر سفر کرتی ہے۔ مگر یہ فاصلہ ایسا جسم نہیں رکھتا جس کو چھو کر دیکھا جا سکے۔

برقی رو کے وجود کا کون انکار کر سکتا ہے۔ یہ بہت نافع الناس چیز ہے۔ بجلی کے فوائد تو ہم روز حاصل کر سکتے ہیں مگر بجلی کا جسم ہم نے کبھی نہیں دیکھا۔ البتہ اگر بجلی کی ننگی تار سے ہاتھ چھو جائے تو اس کی بے پناہ طاقت اپنے وجود کا بخوبی پتہ دے دیتی ہے

ہوا کے وجود سے کون انکار کر سکتا ہے مگر اس کا جسم بہت لطیف ہے۔ گویا جسمانی اور روحانی عناصر کے امتزاج کا دوسرا نام ہوا ہے۔

ہومیوپیتھک طریق علاج میں چیز بظاہر وجود سے عدم کی طرف سفر کرتی نظر آتی ہے۔ اور مادہ ختم ہوتے ہوتے روح کے حکم میں داخل ہو جاتا ہے۔ اس کی افادیت اور طاقت بڑھتی چلی جاتی ہے۔ یہ طریق علاج روح کے وجود کے ثبوت کیلئے بہت عظیم دلیل ہے

کھانا، پینا، سونا وغیرہ جیسے مصادر کی مصدری حالت بتاتی ہے کہ فعل اپنے مصدر کی شکل میں اپنی روح کی صورت پر موجود ہے۔ گویا روح ہی فعل کی محرک ہے۔

مقناطیس میں جو طاقت پائی جاتی ہے اس کا کون انکار کر سکتا ہے۔ مگر اس طاقت کو کون چھو سکتا ہے۔ صرف اس کو مختلف طریق پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔

پھول کا جسم ہے مگر خوشبو، خوبصورتی، رنگ اور ترتیب، حسن، اور دل کشی جو پھول کا خاصہ ہیں ان کا مادی جسم ہرگز نہیں ہیں۔

آج کے ترقی یافتہ دور میں کمپیوٹر کو بہت دخل ہے اور کمپیوٹر کی جان سگنلز کی وہ ترتیب یا زبان ہے جس کو کمپیوٹر کا دماغ سمجھ سکتا ہے۔ یہ سگنلز مشین کے لئے روح کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جن کا جسم ثابت کرنا ذرا مشکل کام ہے۔ البتہ اس کے وجود

باقی صفحہ نمبر ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون۔سین

پاکستان میں نیوکلیئر انرجی

منیر احمد خان چیئرمین اٹامک انرجی کمیشن نے بتایا ہے کہ عنقریب فرانس سے نیوکلر انرجی کے ماہرین کی ایک ٹیم پاکستان آنے والی ہے۔ اس موقع پر اس ٹیم کے ساتھ نیوکلیر ری ایکٹر جس سے بجلی پیدا کی جاسکے کے مہیا کرنے کے متعلق گفتگو ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ ابتدائی باتیں تو ہوچکی ہیں۔ اور اب اس ٹیم کے ساتھ جو گفتگو ہوگی وہ زیادہ سنجیدہ اور ایک ہزار میگاواٹ پیدا کرنے کے قابل ری ایکٹر کے سلسلے میں نتیجہ خیز ہوگی۔ اگلے سال جب فرانس کے صدر متراں پاکستان آئیں گے تو امید ہے کہ مفید نتائج ظاہر ہوں گے۔ اور اس بات کا امکان ہے کہ اس موقعہ پر ایک معاہدے پر بھی دستخط ہو جائیں۔ ہماری نظر کچھ اور ملکوں پر بھی ہے۔ جہاں سے اس قسم کے ری ایکٹر خریدے جاسکتے ہیں۔ لیکن ہر حالت میں اس بات کا خیال رکھا جائے گا کہ اپنے ملکی مفاد کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچے۔

ملک میں حکومت کی تبدیلی کی وجہ سے (یعنی مارشل لاء سے جمہوریت کے نظام میں تبدیلی) ہمیں متعدد جگہوں سے پیشکش کی جارہی ہے۔ اب اس معاملے میں بہت بڑی تبدیلی واقع ہوچکی ہے اور بہت سے ممالک پاکستان کی اس میدان میں مدد کرنا چاہتے ہیں۔ اس سے پہلے کوئی ملک مدد کرنے کیلئے تیار نہیں تھا۔ جب یہ معاملہ طے پاجائے گا تو ہم اس بات کی کوشش کریں گے کہ اپنے ملک میں ہی ان چیزوں کو تیار کیا جاسکے

ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ فرانسیسی بڑی بشاشت کے ساتھ ہمیں نیوکلیئر پلانٹ مہیا کرنے کیلئے تیار ہیں البتہ عالمی معیار کے مطابق حفاظتی تدابیر اختیار کرنا لازمی ہوگا۔ چاہے ہم نیوکلیئر کی توسیع کے معاہدہ پر دستخط کریں یا نہ کریں۔

منیر احمد خان نے یہ بھی کہا کہ ہماری بجلی کی ضرورت بڑھ رہی ہے۔ اور ہم اسے پورا کرنے سے قاصر ہیں۔ آئندہ دس سال میں جتنی ہماری ضرورت ہے اس سے ہم آٹھ ہزار میگاواٹ کم پیدا کررہے ہوں گے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ کینیڈا ہمارے ساتھ تعاون کا ہاتھ بڑھا رہا ہے اور نیوکلیئر فیلڈ کے اعداد و شمار ہمیں باقاعدگی کے ساتھ فراہم کررہا ہے۔

یہ بات انہوں نے کنوپ KANUPP کے سلسلے میں کہی جو کہ کینیڈا ہی کے تعاون سے قائم کیا گیا تھا۔ کنوپ گزشتہ سال کے حادثے کے بعد بند کردیا گیا تھا اور اب منیر احمد خان کے خیال میں اس کی حالت تشویش ناک ہے۔ I.A.E.A کی ایک ٹیم عنقریب پاکستان آنے والی ہے تاکہ وہ جائزہ لے سکے کہ اس کو کب اور کیسے دوبارہ جاری کیا جاسکتا ہے۔ ہم نے ہی یہ خواہش ظاہر کی تھی کہ دنیا کے ماہرین سے رائے لی جائے۔

جب ان سے اس دودھ کی بازاروں میں فروخت کے متعلق پوچھا گیا جو ناقابل استعمال ہے تو انہوں نے کہا کہ جس کسی نے ہمیں اس دودھ کا نمونہ بھیجا ہم اسے اپنی رائے سے مطلع کرتے رہے اور چونکہ ہمیں اس بات کا علم نہیں تھا کہ اس دودھ کو کون درآمد کررہا ہے اس لئے ہم نے اس کے متعلق ضروری معلومات کسٹم کے عملے کو مہیا کردیں۔ انہوں نے اس سوال کے جواب سے پہلو تہی کی کہ کیا چرنوبل کے حادثے کے بعد دودھ کے نمونے تحفظی معیار سے زیادہ متاثر پائے گئے تھے۔

قائدین مجالس/ناظمین اطفال توجہ فرمائیں

وقف جدید اطفال کے سال کے ختم ہونے میں اب صرف تین ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ جبکہ ابھی تک کی جانے والی وصولی کی شرح بہت کم ہے۔ تمام مجالس کو اس طرف فوری توجہ کی ضرورت ہے۔

مجالس ۲۵ اکتوبر سے یکم نومبر تک ہفتہ وصولی منا کر وصولی کی رفتار تیز کریں اور جلد از جلد چندہ مرکز میں بھجوائیں۔

(سیکرٹری وقف جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

خبروں کا پس منظر

ویت نام کے کمیونسٹ پارٹی کے جنرل سیکرٹری گوین دین لن نے چین کے ساتھ اپنے تعلقات دوبارہ استوار کرنے کی پیش کش کی ہے۔

ویت نام اور چین کے تعلقات اس وقت سے کشیدہ ہیں جب ہنوئی کی فوج نے ۱۹۷۸ء کے آخری ایام میں کمبوڈیا پر حملہ کرکے وہاں کی حکومت کھمیر روج جسے چین کی پشت پناہی حاصل تھی، کو برطرف کردیا اور ایک ایسی حکومت قائم کردی جو نام پنہ (PHNOM PENH) میں اب بھی برسر اقتدار ہے۔ فروری ۱۹۷۹ء میں یہ تعلقات مزید کشیدہ ہوگئے جب چین نے ویت نام پر حملہ کیا جو ہنوئی کے کمبوڈیا کے حملے کے جواب میں تھا۔

اب جو پیش کش کی گئی ہے وہ ویت نام کی چالیسویں سالگرہ کے موقع پر کی گئی ہے۔ اور کوئی اونچی سطح کے اجلاسوں کے بعد جو گذشتہ سال ہوئے تھے اور جن میں چین اور ویت نام نے آپس میں گفتگو کی تھی ویت نام کے وزیر خارجہ گوین گوتھا چیٹ (NGUYEN COTHACHT) چین کے ڈپٹی نائب وزیر خارجہ لیو شوکنگ (LIUSHOQING) کو گذشتہ ماہ پیرس میں اس وقت ملے تھے جب وہاں انٹرنیشنل کانفرنس منعقد کی جانے والی تھی۔ جس کا موضوع کمبوڈیا تھا۔ یہ ان دونوں حکومتوں کی سب سے اونچی سطح کی میٹنگ تھی۔

اقوام متحدہ کے ایک نمائندہ گروپ نے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ سائنس اور ٹیکنالوجی تیسری دنیا تک پہنچانے کے لئے خاص جدوجہد کی ضرورت ہے یہ بات ایک ریزولیوشن میں کہی گئی ہے جو بین الحکومتی کمیٹی نے دو ہفتوں کے ایک سیشن کے اختتام پر پاس کیا۔ یہ کمیٹی سائنس اور ٹیکنالوجی کو ممالک کی ہمہ جہت ترقی کے سلسلے میں ترتیب دی گئی تھی اس کمیٹی پر پاکستان کے وزارت سائنس اور ٹیکنالوجی کے سیکرٹری طارق مصطفےٰ اور مرزا ناصر بیگ جو نیشنل اسمبلی کے رکن ہیں، نے نمائندگی کی۔ اس ریزولیوشن میں جس کے لئے ووٹنگ کی ضرورت پیش نہیں آئی سیکرٹری جنرل پیریز ڈی کوئیار کی توجہ اس طرف مبذول کروائی گئی ہے کہ وہ وسائل کی فراہمی کا اقوام متحدہ کے نظام کے اندر بہتر طریق اختیار کریں تاکہ ترقی پذیر ممالک کو زیادہ مالی بوجھ برداشت کئے بغیر سائنس اور ٹیکنالوجی کا حصہ مل سکے۔

جولائی ۱۹۸۸ء میں جس ایرانی ائربس کو خلیج میں گرایا گیا تھا۔ اس کے متعلق کمانڈر ڈیوڈ کارلسن (DAVID CARLSON) جو اس بحری جہاز کے قریب ہی ایک اور جہاز U.S.S SIDES کے کپتان تھے نے کہا ہے کہ اس ائربس کے گرانے میں امریکہ غلطی پر تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ ان کے خیال میں اس ائربس پر فائر کرنے کا کوئی جواز نہیں تھا۔ دراصل جس کپتان نے فائرنگ سے اس ائربس کو گرایا تھا وہ اس بات کے لئے خاصے مشہور ہیں کہ ان کی طبیعت میں تیزی اور تشدد ہے اور ان کے جہاز کو عام طور پر اس بناء پر روبو کروسر (ROBO CRUISER) کہا جاتا ہے۔

انہوں نے اپنے تجزیے میں لکھا ہے کہ بعد میں اس سلسلے میں جتنی باتیں کہی گئی ہیں ان سے کسی کو کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ آپ جس زاویے سے چاہیں اس واقعے کو دیکھیں آپ کو ماننا پڑے گا کہ اس جہاز کو گرانا بالکل بے معنی تھا۔

اس واقعے سے ایک ماہ پہلے کیپٹن کارلسن اس بحری جہاز ونسینس (VINCENNES) جس نے ایرانی جہاز پر فائرنگ کی تھی، نے کہا کہ میرا تاثر یہ تھا کہ اس جہاز کا عملہ حالات کو بہتر بنانے کے لئے اپنے آپ کو ضبط نہیں رکھ سکے گا۔ کیونکہ اس جہاز کی کارروائیاں تشدد کی طرف مائل تھیں۔ کمانڈر کارلسن اصرار سے یہ کہتے ہیں کہ اس المیے کو روکا جاسکتا تھا۔ ان کا یہ بھی خیال ہے کہ جب

باقی صفحہ نمبر ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ ۱۵ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۷۰۸۲ - میں محفوظ وقار زوجہ سید وقار احمد صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۵۳ سال بیعت ۱۹۴۱ء ساکن R 1135/20 فیڈرل B ایریا النور سوسائٹی کراچی ۳۸ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 2-5-89 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے - (۱) حق مہر بذمہ خاوند /۱۵۰۰۰ روپے (۲) مکان R 1135/20 فیڈرل B ایریا برقبہ ۱۲۰ مربع گز مالیتی دو لاکھ اس وقت مبلغ /۱۲۰۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ محفوظ وقار زوجہ سید وقار احمد صاحب R 1135/20 النور سوسائٹی کراچی ۳۸ گواہ شد نمبر ۱ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر موصیان جماعت احمدیہ کراچی۔ گواہ شد نمبر ۲ سید وقار احمد خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۷۰۸۳ - میں محمد اسحاق ولد منشی عبد الحق صاحب قوم راجپوت کھوکھر پیشہ کاروبار پراپرٹی ڈیلر عمر ۴۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈرگ روڈ کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۱۲/۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے - سرمایہ شراکت کے کاروبار میں ایک لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ /۵۰۰۰ روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد اسحاق ڈرگ روڈ کراچی۔ گواہ شد نمبر ۱۔ مرزا محمد یوسف اختر وصیت نمبر ۲۴۴۴۴۔ گواہ شد نمبر ۲ ماسٹر وسیم احمد وصیت نمبر ۱۸۲۱۵۔

مسل نمبر ۲۷۰۸۴ - میں رضوان احمد ولد اشتیاق احمد قوم بھٹی پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 1040/16 فیڈرل بی ایریا کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰-۱۱-۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ رضوان احمد بھٹی 1040/16 فیڈرل بی ایریا کراچی۔ گواہ شد نمبر ۱۔ اشتیاق احمد بھٹی 1040/16 فیڈرل بی ایریا کراچی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ ایس اے باسط بھٹی 108/19 النور سوسائٹی کراچی۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

قارئین کی خدمت میں مندرجہ ذیل احباب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

- مکرم چوہدری لطیف احمد صاحب آف گھٹیالیاں کی اہلیہ صاحبہ بعارضہ شوگر اور بلڈ پریشر بیمار چلی آرہی ہیں۔
- مکرم حافظ غلام محی الدین صاحب (ربوچھال کلاں) کی آنکھوں میں تکلیف ہے ڈاکٹروں نے دائیں آنکھ نکالنے کا مشورہ دیا ہے۔
- مکرم صوبیدار عبد الرشید صاحب کارکن الفضل کے بھائی مکرم عبد الحلیم صاحب آنکھ کی خرابی کی وجہ سے علیل ہیں اور راولپنڈی کی ہسپتال میں داخل ہیں۔
- مکرم منیر احمد صاحب بٹ قائد مجلس خدام الاحمدیہ شادیوال ضلع گجرات کی والدہ محترمہ بوجہ فالج بیمار ہیں۔
- مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب (شادیوال) کو چھت سے گرنے کی وجہ سے چوٹیں آئی ہیں۔
- محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ ماسٹر

محمود احمد صاحب شمیم کے سر میں پھوڑا ہونے کے باعث فضل عمر ہسپتال ربوہ میں اپریشن ہوا تھا۔ بعد میں انہیں لاہور منتقل کر دیا گیا ہے۔

اعلان نکاح

مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے مورخہ ۲۹ ستمبر ۱۹۸۹ء بعد نماز مغرب بیت المبارک میں مکرم ریاض احمد صاحب ڈوگر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ رحیم یار خاں ابن مکرم بشیر احمد صاحب ڈوگر کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ جو عزیزہ مکرمہ رخسانہ ممتاز صاحبہ بنت مکرم چوہدری خالد ممتاز منہاس صاحب دار العلوم جنوبی ربوہ کے ساتھ دس ہزار روپے حق مہر پر قرار پایا ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے ہر جہت سے مبارک اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔

توسیع اشاعت الفضل

محلہ دار البرکات ربوہ کے درج ذیل احباب نے الفضل کی توسیع اشاعت کیلئے عطایا بھجوائے ہیں۔ قارئین کی خدمت میں انکے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۱۔ مکرم نذر محمد صاحب کھوکھر -/۱۰۰
۲۔ مکرم چوہدری نعیم احمد صاحب -/۱۰۰
۳۔ مکرم مقصود احمد صاحب -/۱۰۰
۴۔ مکرم عبد المجید صاحب ڈوگر -/۱۰۰
۵۔ مکرم بشارت احمد صاحب ایڈووکیٹ -/۱۰۰
۶۔ مکرم چوہدری رحمت علی صاحب -/۵۰۰

(مینیجر الفضل ربوہ)

بواسیر کورس
PILES COURSE
۴۰ روزہ کورس
قیمت -/۴۰

قبض کورس
CONSTIPATION COURSE
مختصر کورس
قیمت -/۱۶

گیس کورس
FLATULENCE COURSE
مختصر کورس
قیمت -/۱۶

جلن معدہ کورس
HEART BURN COURSE
مختصر کورس
قیمت -/۱۶

کمی خون کورس
ANEMIA COURSE
مختصر کورس
قیمت -/۱۶

لٹریچر -/۳ روپے کے ٹکٹ بھیج کر منگوائیں
کیوریٹو میڈیسن کمپنی گولبازار ربوہ
فون: سیلز ، کلینک ، رہائش ڈاکٹرز
۶۰۷ ، ۶۰۶ ، ۷۷۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

بقیہ! وجودِ شئے اور عدم علم

کے کرشمے ہمارے سامنے ہیں۔

ریموٹ کنٹرول سسٹم کی ایجاد کے بعد طاقتور لائٹ بیم کے ذریعے ایک ٹیلی ویژن سیٹ سے لیکر خلاء میں موجود دور دراز مصنوعی سیاروں تک کو کنٹرول کیا جا سکتا ہے اور بڑی مفید معلومات حاصل کی جاتی ہیں۔

ایکسرے کی ایجاد سے طبی سہولتوں میں کتنا اضافہ ہوا ہے۔

کائنات میں بہت سی ایسی اشیاء یا عناصر موجود ہیں جن کا جسم مادی صورت پر ثابت کرنا محال ہے۔ مگر ان کا وجود مسلّم ہے۔ جس کا علم آج ایک عام انسان کو بھی بخوبی ہے۔ پھر کتنی حیرت کی بات ہے کہ آج کے دور میں بھی بعض انسان ایسے ہیں کہ جو خدا تعالیٰ پر تو ایسا پختہ یقین رکھنے کا دعوای کرتے ہیں جیسے وہ اسے اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھتے ہیں حالانکہ وہ وراء الورای ہستی ہے۔ اور جس کی کنہ بہت مشکل ہے اور دوسری طرف وہ ایسے کوتاہ بین ہیں کہ اپنے سامنے پڑی ہوئی چیز پر بھی عدم وجود کا یقین رکھتے ہیں۔ اس پر طرفہ یہ کہ جنہیں وہ چیز نظر آ رہی ہے ان پر زندیق ہونے اور ان کے فسخ نکاح کا فتوےٰ صادر کر دیتے ہیں۔

اگر آپ الفضل کے خریدار ہیں
اور آپ کو پرچہ نہیں مل رہا
تو مہربانی فرما کر جب بھی پرچہ
نہ ملے ہمیں ضرور اطلاع دیں
شکریہ (مینیجر)

ضرورت ہے

ہمیں اپنی فیکٹری کے لئے:
- سپروائزر/سیلزمین: ۴ آسامیاں
- الیکٹریشن (جو موٹر وائنڈنگ کا کام جانتا ہو): ایک آسامی
- خدمت گار برائے دفتر: ایک آسامی

کی ضرورت ہے۔ امیر یا صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ ملیں۔

میاں بھائی ۱۰۔ منٹگمری روڈ۔ لاہور
فون ۲۲۳۳۰ / ۲۲۳۳۷۳

بقیہ! خبروں کا پس منظر

جہاز پر فائرنگ کی گئی تو یہ جہاز نیچے کی طرف نہیں آ رہا تھا بلکہ بلندی کی طرف جا رہا تھا۔ جس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ وہ کسی حملے کے لئے اس خطے میں نہیں آیا تھا۔ ان کے خیال میں اس بحری جہاز کے عملے کے مدنظر صرف ایک ہی بات تھی اور وہ یہ کہ وہ ایجز (AEJES) میزائیل کے سسٹم کو معتبر اور قابل اعتماد ثابت کرنا چاہتے تھے۔

گمشدہ سائیکل ملے ہیں

چند گمشدہ سائیکل دفتر صدر عمومی ربوہ میں پہنچائے گئے ہیں۔ جن صاحبان کے ہوں وہ دفتر صدر عمومی گولبازار سے رابطہ قائم کریں۔

ناظمین اطفال توجہ فرمائیں

تمام مجالس اطفال الاحمدیہ ۷ تا ۱۶ اکتوبر ہفتہ صنعت و تجارت منائیں جس میں اطفال کو مختلف ہنر سکھائے جائیں۔ صنعت و تجارت کے موضوع پر ایک لیکچر دلوائیں۔

(سیکرٹری صنعت و تجارت اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

یہ دنیا خود بخود نہیں ہے اس کے لئے ایک خالق ہے۔

ربوہ اور ربوہ کے گرد و نواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعہ کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے۔

شریف احمد بھٹی

پراپرٹی سنٹر

رحمت بازار ریلوے روڈ ربوہ

فون گھر: ۴۳۱ آفس: ۵۲۱

ملکی خبریں

جیئے سندھ کے سربراہ جی ایم سید اور ان کے ساتھیوں کے خلاف قومی پرچم کی بے حرمتی اور دیگر الزامات کے تحت غداری کا مقدمہ چلایا جائے گا۔ یہ بات وفاقی وزیر مملکت احمد سعید اعوان نے بتائی۔ انہوں نے کہا کہ اگر جرم ثابت ہو گیا تو قانون اور آئین کے مطابق سزا ملے گی۔

• بلوچستان اسمبلی نے قرارداد منظور کی ہے کہ قومی مفادات کونسل کا اجلاس بلایا جائے۔

• وفاق اور صوبوں کے درمیان اہم امور پر اختلاف رائے دور کرنے کے لئے اعلیٰ سطح کی ہدایت کے مطابق لائحہ عمل تیار کر لیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں نومبر کے پہلے ہفتے میں ایک اعلیٰ سطحی اجلاس متوقع ہے۔

• بیگم نصرت بھٹو نے امریکہ میں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے آزاد ممالک اور امریکہ سے اپیل کی ہے کہ وہ جمہوریت کی حفاظت کے لئے ان کی مدد کریں۔

• مسلم لیگ فارورڈ بلاک کے سربراہ مخدوم الطاف نے کہا ہے میں نے پنجاب میں قیادت کے مسئلے پر اپنا موقف تبدیل نہیں کیا۔

• الیکشن کمیشن نے سیاسی پارٹیوں کو کہا ہے کہ وہ اپنے انتخابی نشانات از سر نو الاٹ کروائیں۔ کیونکہ عوامی نمائندگی کا ترمیمی آرڈیننس ۱۹۸۹ء میں چار ماہ مکمل ہونے کے بعد ۲۱ ستمبر کو ختم ہو گیا ہے۔

سرزمین قادیان کا اوّلین

مشہور دواخانہ

۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت

گوجرانوالہ، ربوہ، قلعہ کالر، ملتان، کراچی

۷۴۸۴۴، ۹۰۶، —، ۳۱۰۲۶، —

غیر ملکی خبریں

• پراگ سے ۱۵ ہزار جرمن باشندے ۱۵ ریل گاڑیوں کے ذریعے مغربی جرمنی کے شہر ہوف پہنچے جہاں ریڈ کراس کے رضاکاروں نے ان کا استقبال کیا۔ انہیں گرم کھانا اور کپڑے مہیا کئے۔ انہیں مختلف ذریعوں سے دیگر شہروں میں رہائشی کیمپوں میں منتقل کیا جا رہا ہے۔ ہوف ریلوے سٹیشن پر ان مہاجرین کے رشتہ دار بھی ان کے استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے۔ چیکوسلواکیہ کے ہزاروں باشندوں نے مہاجرین کو اپنے وطن سے خوشی خوشی رخصت کیا

• ایک لبنانی ہائی جیکر فواد یونس کو امریکہ کی ایک عدالت نے ۱۹۸۵ء میں ایک اردنی ہوائی جہاز اغوا کرنے میں ملوث ہونے کے جرم میں تیس سال قید کی سزا سنائی ہے۔ یہ پہلے شخص ہیں جن پر اس قانون کے تحت مقدمہ چلایا گیا ہے جو امریکن حکام کو جواز مہیا کرتا ہے کہ وہ کسی بھی ایسے شخص کو گرفتار کر لیں جو دنیا میں کسی جگہ بھی امریکی شہریوں پر حملہ کرے یا انہیں اغوا کرے۔ اس جہاز میں اس وقت دو امریکی شہری موجود تھے۔ یونس لبنانی امن ملیشیا کے ایک رکن ہیں۔ دو سال قبل انہیں امریکی ایف۔ بی۔ آئی کے ایجنٹوں نے گرفتار کر کے بذریعہ ہوائی جہاز واشنگٹن پہنچا دیا تھا